أربعون حديثًا فی مسائل التقدیر

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

72

# اربعین مسائل تقدیر





تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

72

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا

في مسائل التقدير

# اربعین

# مسائلِ تقدیر

تالیف:

**ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ:

**حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ

**شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی** حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: ازبعینِ مسائلِ تقدیر

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

**اہتمام:** محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

**ناشر:** ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

# Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

# فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوریٰ: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . .﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ ... الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۟ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۟ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر وتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔" [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ . )) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں:المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِی مَسَائِلِ التَّقْدِیْرِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

**وكتبه**

**عبداللہ ناصر رحمانی**

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . أَمَّا بَعْدُ!

## تقدیر اچھی ہو یا بری اس پر ایمان لانا فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴾

(الفرقان : 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہی ذات ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اور اس نے اپنے لیے کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے، اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کیا۔''

### حدیث 1

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ . )) [1]

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تقدیر خواہ اچھی ہو یا بُری، ایمان نہ لائے ، یہاں تک کہ اسے یقین ہو کہ جو کچھ مصیبت آئی ہے وہ اس سے بچنے

[1] سنن ترمذی، ابواب القدر ، باب ماجاء في الإيمان بالقدر خيره و شره، رقم : 2144، سلسلة الصحيحة، رقم :2439 .

والا نہیں تھا اور جس مصیبت سے بچا وہ اسے آنے والی نہیں تھے۔''

## تقدیر پر ایمان لانا ایمان کا رکن ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝۴۹ ﴾ (القمر : 49)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم نے جو بھی چیز ہے، ہم نے اسے ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

### حدیث 2

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ!...... اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِيْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ.)) [1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا۔ اس کے کپڑے چٹے سفید اور بال کالے سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ ہم میں سے کوئی بھی اُسے پہچانتا نہ تھا۔ وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ رسول اکرم ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے اور عرض کی: اے محمد! مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 8.

ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، کتابوں پر، اس کے رسولوں (علیہم السلام) پر، آخرت پر اور تقدیر پر خواہ اچھی ہو یا بُری ایمان لائے۔''

## تقدیر پر ایمان لائے بغیر کیا گیا ہر عمل بے فائدہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآىِٕنُهٗ٘ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۱ ﴾ (الحجر : 21)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہر چیز کے خزانے ہمارے پاس ہی ہیں، اور ہم ہر چیز معلوم مقدار ہی اتارتے ہیں۔''

### حدیث 3

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا ـ أَوْ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ذَهَبًا ـ تُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ، فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَأَنَّكَ إِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ.)) [1]

''اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر اللہ تعالیٰ آسمان کی ساری مخلوق اور زمین کی ساری مخلوق کو عذاب دے تب بھی وہ ظالم نہیں، اور اگر ان پر رحم فرمائے تو اس کی رحمت ان

[1] سنن ابن ماجه ، کتاب السنة ، رقم : 77۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کے اعمال کے مقابلہ میں بہتر ہوگی، اور اگر تمھارے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تم اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو تو وہ بھی اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ گے۔ اور خوب جان لو! جو تکلیف یا مصیبت تم پر آنے والی ہے، اس سے بچنا تمھارے لیے ممکن نہیں اور جس تکلیف اور مصیبت سے تم بچنے والے ہو وہ تم پر کبھی نہیں آسکتی اور یاد رکھو! اگر تم اس عقیدے کے خلاف مروگے تو جہنم میں جاؤ گے۔''

## تقدیر پر ایمان لانے والے کا اجر وثواب شہید کے جیسا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴾ (الانعام: 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، انھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے، اور کوئی پتا ایسا نہیں گرتا جسے وہ جانتا نہ ہو، اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ (ایسا) نہیں (چھوٹتا جسے وہ جانتا نہ ہو) اور کوئی تر چیز اور کوئی خشک چیز ایسی نہیں جو واضح کتاب میں (لکھی ہوئی) نہ ہو۔''

### حدیث 4

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ

يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ . )) ❶

''اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے، جس پر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بھیجتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے۔ جو بندہ طاعون پھیلنے کے باوجود اپنے شہر میں صبر کرکے رہائش پذیر رہے اور اسے یہ یقین ہو کہ جو اس کی تقدیر میں لکھا ہے وہی ہوگا، تو اس کے لیے شہید جیسا ثواب ہے۔''

## تقدیر پر صبر شکر کرنے والے کے لیے خیر اور بھلائی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿٣٨﴾﴾

(الاحزاب : 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: ''نبی پر اس کام میں کبھی کوئی تنگی نہیں جو اللہ نے اس کے لیے فرض کردیا۔ یہی اللہ کا طریقہ ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزرے اور اللہ کا حکم ہمیشہ سے اندازے کے مطابق ہے، جو طے کیا ہوا ہے۔''

### حدیث 5

((وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ . )) ❷

❶ صحیح بخاری ، کتاب الطب ، رقم : 5734.

❷ صحیح مسلم ، کتاب الزهد، رقم:2999.

''اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کی شان بھی بڑی عجیب ہے، اس کے تمام معاملات میں اس کے لیے خیر ہی خیر ہے اور یہ شان مومن کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں، اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے، اور وہ اس کے لیے خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، اور وہ بھی اس کے لیے خیر ہے۔''

## انکارِ تقدیر باعثِ عذاب ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۲۰ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۲۱ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۲ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝۲۳ ﴾

(المرسلات: 20 تا 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا ہم نے تمھیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ پھر ہم نے اسے ایک مضبوط ٹھکانے میں رکھا۔ ایک معلوم اندازے تک۔ پس ہم نے اندازہ کیا تو ہم اچھے اندازہ کرنے والے ہیں۔''

**حدیث 6**

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ، أَوْ مَسْخٌ، أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اس اُمت میں خسف (زمین میں دھنس جانا) یا مسخ (شکلیں بگڑ جانا) یا قذف (پتھروں کی بارش برسنا) جیسے عذاب منکرین تقدیر پر

[1] سنن ترمذی، ابواب القدر، رقم: 1748/2۔

نازل ہوں گے۔''

## تقدیر کے منکر اس امت کے مجوسی ہیں

حدیث 7

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكَذِّبُونَ بِأَقْدَارِ اللّٰهِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ، وَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْهُمْ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والے اس اُمت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں نہ جاؤ اور اگر ان سے تمھاری ملاقات ہو جائے تو انھیں سلام مت کہو۔''

## تقدیر کا منکر مومن نہیں

حدیث 8

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ.)) [2]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اس

---

[1] سنن ابن ماجه ، باب في القدر ، رقم: 71/2.

[2] سنن ابن ماجه ، باب في القدر ، رقم: 66/1.

وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے۔ 1: ایک اللہ تعالیٰ پر جس کا کوئی شریک نہیں 2: دوسرے اس بات پر کہ میں (محمد) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں 3: تیرے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور 4: 4: تقدیر پر۔''

## تقدیر پر ایمان نہ لانا جہنم میں جانے کا سبب

حدیث 9

((وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ قَالَ: لَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَ وَصِيَّةُ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: دَعَانِي، فَقَالَ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ: اكْتُبْ، قَالَ: مَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: أُكْتُبْ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ.)) [1]

''اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا: موت کے وقت آپ کے والد نے کیا نصیحت کی تھی؟ حضرت ولید رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مجھے والد صاحب نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور غور سے سن اس وقت تک تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنہیں سکتا جب تک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان

[1] سنن ترمذی، ابواب القدر، رقم: 92۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

نہ لے آئے اور تو اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔ پس اگر تو اس کے علاوہ کل مرا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، پس اُسے کہا لکھ، اس نے کہا میں کیا لکھوں، کہا تقدیر کو لکھ دو۔ جو کچھ ہوا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے۔''

## تقدیر کے موضوع پر بحث نہ کریں

**حدیث 10**

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ: أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ ، أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ؟ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَتَنَازَعُوا فِيهِ . ))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ تقدیر پر بحث کر رہے تھے کہ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ ہماری باتیں سن کر اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا جیسے آپ ﷺ کے رخساروں پر کسی نے انار کا پانی ڈال دیا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمھیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے (کہ تقدیر پر بحث کرو) یا میں اس مقصد کے لیے بھیجا گیا ہوں؟ (یاد رکھو!) پہلی قومیں اس وقت ہلاک ہوئیں جب وہ تقدیر کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے۔ میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ آئندہ تقدیر کے موضوع پر کبھی بحث نہ کرنا۔''

[1] سنن ترمذی ، ابواب القدر ، رقم:2133۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِي كُلِّ الْخَيْرُ، فَاحْرِصْ عَلَى مَا تَنْتَفِعُ بِهِ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ، فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوی مومن بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے ضعیف مومن سے، لیکن بھلائی تو دونوں میں ہے۔ جس کام میں تمھارا فائدہ ہو اس کے لیے خوب کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور کمزوری نہ دکھاؤ (اس کے باوجود) تم پر جو مصیبت آئے اس پر یہ نہ کہو کہ اگر میں یوں اور یوں کرتا تو یہ مصیبت نہ آتی بلکہ یوں کہو: اللہ نے میری تقدیر میں یوں یہ لکھا تھا اور جو اللہ نے چاہا وہ کیا۔ ''اگر'' شیطانی سوچ کا دروازہ کھولتا ہے۔''

## ہر ایک کی روزی اس کی تقدیر میں لکھی جا چکی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴾

(الانعام: 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور زمین پر چلنے والا کوئی جانور اور اپنے دونوں پروں

[1] صحیح ابن حبان (تحقیق شعیب الارناؤط): 5722/13.

سے اڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہیں جو تمھاری طرح (الگ) امت نہ ہو، ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی (جس کا ذکر نہ کیا ہو)، پھر وہ سب اپنے رب کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔''

### حدیث 12

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا حصہ حاصل کرنے کے لیے اسے طلاق نہ دلوائے بلکہ (آنے والی بہن بلاشرط) نکاح کرے اسے وہی ملے گا جو اس کے نصیب میں لکھا ہے۔''

## اللہ تعالیٰ ہر انسان کی روزی طے کر دیتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ یَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ ﴾ (هود: 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور زمین پر چلنے والے ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمے ہے، اور وہ جانتا ہے اس کی قرار گاہ اور اس کے دفن ہونے کی جگہ کو۔ ہر چیز واضح کتاب میں (تحریر) ہے۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التقدير، رقم: 6601.

## حدیث 13

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَجَلُهُ؟ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! رِزْقُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ.)) [1]

"اور حضرت اسید بن غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی شکل بناتا ہے۔ اس کے کان، آنکھیں، جلد، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے: اے میرے رب! مذکر ہے یا مؤنث؟ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں حکم دیتے ہیں، اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اس کی عمر کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں حکم دیتے ہیں، اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اس کا رزق کتنا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں فیصلہ فرما دیتے ہیں اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر فرشتہ وہ صحیفہ (تقدیر) اپنے ہاتھ میں لے کر (ماں کے رحم سے) نکلتا ہے۔ پھر اس سے کوئی چیز نہ زیادہ ہوتی ہے نہ کم ہوتی ہے۔"

---

[1] صحيح مسلم، كتاب القدر، رقم: 6726.

## ہر انسان کی موت کا وقت بھی مقرر ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ (لقمان : 29)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہر ایک ایک مقرر وقت تک چل رہا ہے۔''

**حدیث 14**

((وَعَنْ أُسَامَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَائَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا: لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى، كُلٌّ بِأَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.))[1]

''اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ ﷺ کی ایک بیٹی نے قاصد بھیجا کہ میرا بیٹا آخری سانسیں لے رہا ہے (آپ ﷺ تشریف لائیں)۔ اس وقت حضرت سعد، حضرت اُبی بن کعب اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے اس قاصد کے ہاتھ کہلا بھیجا: جو اللہ تعالیٰ لے، اسی کا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ دے، وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ پس صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔''

## ہر انسان کی موت کی جگہ بھی تقدیر میں لکھی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝﴾ (لقمان : 34)

---

[1] صحیح بخاری، کتاب القدر، رقم: 6602.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ، اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

### حدیث 15

((وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً .)) [1]

''اور حضرت مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت کی جگہ کا فیصلہ فرما دیتے ہیں تو اس بندے کے لیے وہاں کوئی ضرورت پیدا فرما دیتے ہیں۔ (اور وہ آدمی موت کی جگہ پہنچ جاتا ہے)''

## انسان کا عاجز ہونا یا عقل مند ہونا بھی تقدیر میں لکھا ہے

### حدیث 16

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ؛ أَلْعَجْزُ وَالْكَيْسُ .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی تقدیر ہے، حتیٰ کہ کسی کی عاجزی اور عقل مندی بھی تقدیر میں لکھی ہے۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب القدر، رقم :2146، سلسلة الصحيحة، رقم :1221.

[2] صحيح مسلم ، كتاب القدر ، رقم:2655.

## انسان کا نیک یا برا عمل بھی تقدیر میں لکھا ہے

حدیث 17

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ؛ فَالْعَيْنَانِ: زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْاُذُنَانِ: زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ: زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ: زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ: زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ: يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی تقدیر میں اس کا زنا سے حصہ لکھا جا چکا ہے جسے وہ بہر حال پا کے رہے گا۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا (بری) بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے، دل کا زنا خواہش اور تمنا کرنا ہے اور شرم گاہ ان باتوں کو سچ ثابت کرتی ہے یا جھوٹ۔''

## انسان کا نیک بخت ہونا یا بد بخت ہونا تقدیر میں لکھا ہے

حدیث 18

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: فَرَغَ اللّٰهُ إِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ أَجْلِهِ، وَرِزْقِهِ، وَأَثَرِهِ، وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ.)) [2]

---

1. صحيح مسلم، كتاب القدر، رقم: 2657.
2. مسند احمد: 197/5، شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پانچ باتوں سے فارغ ہو چکے ہیں 1: اس کی موت (کب اور کہاں آنی ہے؟) اور 2: اس کی روزی (کتنی ملنی ہے؟) اور 3: رہائش (زندگی میں کس کس جگہ، کتنا کتنا قیام کرنا ہے) اور (وہ) 4: بدبخت ہے یا نیک بخت۔''

## پیدائش سے موت تک ہر انسان کی روزی تقدیر میں لکھی ہے

### حدیث 19

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّـاسُ! اتَّـقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوا فِى الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَوْفِىَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوا فِى الطَّلَبِ، خُذُوا مَا حَلَّ، وَدَعُوا مَا حَرُمَ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور (دنیا) کمانے میں جائز طریقے اختیار کرو، (یاد رکھو!) کوئی آدمی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اپنا رزق پورا نہیں لے لیتا خواہ اس میں دیر ہی ہو، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور روزی کمانے میں جائز طریقے اختیار کرو۔ جسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے وہ لے لو اور جو حرام قرار دیا گیا، اُسے چھوڑ دو۔''

[1] سنن ابن ماجه ، كتاب التجارات، رقم :2144، سلسلة الصحيحة، رقم :2607.

## لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں

حدیث 20

((وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ، إِنْ شَاءَ أَقَامَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَزَاغَهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ، قَالَ: وَالْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيَخْفِضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر کسی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، جس آدمی کا دل اللہ سیدھا رکھنا چاہیں رکھتے ہیں، اور اگر چاہیں تو اسے ٹیڑھا کر دیتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے: ''**يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ**'' ''اے دلوں کو ثابت رکھنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر پکا رکھو۔'' فرمایا: اور ترازو اللہ رحمٰن کے ہاتھ میں ہے، وہ روزِ قیامت بعض لوگوں کو عزت دے گا اور بعض دوسروں کو ذلیل و رسوا کر دے گا۔''

## اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر پوری ہو کر رہتی ہے

حدیث 21

((وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[1] سنن ابن ماجة، كتاب السنة، رقم: 199، سلسلة الصحيحة، رقم: 2091.

يَـقُـولُ: مَـنْ قَـالَ بِسْـمِ الـلّٰهِ الَّذِى لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَىْءٌ فِى الْأَرْضِ وَلَا فِـى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّـى يُـصْبِحَ ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِىَ ، قَالَ: فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ الْـفَالِجُ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِى سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَـنْـظُـرُ إِلَيْـهِ ، فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَىَّ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ ، وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، وَلٰكِنَّ الْيَـوْمَ الَّـذِى أَصَـابَـنِـى فِيـهِ مَـا أَصَـابَـنِى غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا . ))[1]

''اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص شام کے وقت تین بار یہ کلمات کہے: ''بِسْـمِ الـلّٰـهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْأَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ '' ''اُس اللہ کے نام سے (شام) کرتا ہوں جس کا نام لینے سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔'' صبح تک اسے کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی۔ اور جس نے تین مرتبہ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے، اسے شام تک کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی۔ (حدیث کے راوی) حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کو فالج ہوا تو جس آدمی نے حضرت ابان رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی وہ ان کی طرف (سوالیہ نگاہوں سے) دیکھنے لگا۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میری طرف کیوں غور سے دیکھ رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ تو میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھا، اور نہ حضرت

[1] سنن ابوداؤد ، كتاب الأدب ، رقم:5088۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا، بات یہ ہے کہ جس روز مجھے فالج ہوا، اس روز میں غصے میں تھا اور میں یہ کلمات پڑھنا بھول گیا (اس لیے مجھے فالج ہوا)۔''

## اللہ کی عطا کردہ کشادگی کو کوئی دوسرا تنگی میں نہیں بدل سکتا

### حدیث 22

((وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَفَأَ الْمُشْرِكُوْنَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اسْتَوُوْا حَتّٰى أُثْنِيَ عَلٰى رَبِّيْ فَصَارُوْا خَلْفَهُ صُفُوْفًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلَا هَادِيَ لِمَا أَضْلَلْتَ، وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ، وَرَحْمَتِكَ، وَفَضْلِكَ، وَرِزْقِكَ.)) [1]

''اور حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے روز جب مشرکین مکہ واپس چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا: (صفوں میں) برابر ہو جاؤ! میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے لگا ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھ لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگنی شروع کی اور فرمایا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لائق ہے۔ اے اللہ! جس کو تو کشادگی عطا فرمائے، اسے کوئی تنگ نہیں کرسکتا اور جسے تو تنگ کردے اسے کوئی کشادگی

[1] مسند احمد: 424/3، تحقیق شعیب الارناؤط: 15492/24۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

عطا نہیں کر سکتا، جسے تو گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جس چیز کو تو کسی سے روک لے، وہ چیز اُسے کوئی دینے والا نہیں اور جو تو عطا کرے، اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جسے تو دور کر دے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جسے تو قریب کر دے، اسے کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! اپنی برکتیں، رحمتیں، اپنا فضل اور اپنا رزق ہمارے اوپر وسیع دے۔''

## تقدیر پر بھروسہ کریں مگر جدوجہد ضرور کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾﴾ (النجم: 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور یہ کہ انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔''

### حدیث 23

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى o وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى o إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى o﴾.))[1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کھینچ

[1] صحیح مسلم، کتاب القدر، رقم:2647.

رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اوپر اُٹھایا، اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا جہنم میں طے نہ ہو چکا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ کیا ہم تقدیر پر بھروسہ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! عمل کرو، جو آدمی جس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ کام اس کے لیے آسان بنا دیا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۝ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ۝ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۝ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ ﴾ ”جس نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) دیا اور ڈر گیا اور اچھی بات (یعنی توحید) کی تصدیق کی ہم اس کے لیے نیکی کی راہ آسان کریں گے، اور جس نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے سے) بخیلی کی اور (اللہ تعالیٰ سے) بے پروا ہو گیا اور اچھی بات (یعنی توحید) کو جھٹلایا تو ہم اس کے لیے کفر یا معصیت کی راہ آسان کر دیں گے۔“ (سورۃ اللیل: 5 تا 10)

## حدیث 24

((وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْعَمَلُ فِیمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیرُ أَمْ فِی أَمْرٍ مُسْتَقْبَلٍ؟ قَالَ ﷺ: بَلْ فِیمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیرُ وَكُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.)) [1]

”اور حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اعمال لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے اور تقدیر جاری ہو چکی ہے۔ اب آئندہ

[1] سنن ابن ماجه ، کتاب السنة ، رقم: 91۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

عمل کرنے سے کیا فائدہ ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں ! قلم خشک ہو چکا ہے، تقدیر طے ہو چکی ہے لیکن جو آدمی جس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ کام اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے (لہٰذا عمل کرو)۔''

## حدیث 25

((وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ.)) [1]

''اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا جنتی اور جہنمی الگ الگ پہچانے جا چکے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں)؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اس نے عرض کی: تو پھر عمل کرنے کا فائدہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی وہ عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا فرمایا: کہ ہر آدمی وہ عمل کرتا ہے جو اس کے لیے آسان بنایا گیا ہے۔''

## اعمال کی بنیاد پر جنت یا جہنم میں جانا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۞﴾ (الزلزال: 7، 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو جو شخص ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ اور جو شخص ایک ذرہ برابر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞﴾ (الاعراف: 8)

[1] صحيح بخاری، كتاب القدر، رقم: 6596.

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس دن (اعمال کا) کا وزن کیا جانا برحق ہے، پھر جس شخص کے (نیک اعمال کے) وزن بھاری ہو گئے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

## حدیث 26

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِی يَاْتِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِی قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰی مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے مفلس تو وہی ہے جس کے پاس درہم نہ ہوں اور سامانِ زیست نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکاۃ (جیسے نیک) اعمال لے کر آئے گا، لیکن اس کے ساتھ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ چنانچہ حق داروں کے درمیان اس کی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں واجبات ادا ہونے سے پہلے ختم ہوگئیں تو حق داروں کے گناہ اس پر ڈال

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2581.

دیے جائیں گے اور اس طرح وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

## حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ يَقُولُ: لَا يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَسَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: أُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتْ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے (حساب کتاب کے لیے) الگ کرے گا اور اس شخص کے (اعمال کے) ننانوے رجسٹر اس کے سامنے رکھ دیے جائیں گے۔ ان میں سے ہر رجسٹر تا حدِ نگاہ (مدینہ سے بصرہ کی مسافت کے برابر) طویل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ

[1] سنن ترمذی، ابواب الایمان، رقم: 2639۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس سے دریافت فرمائیں گے کیا تو اپنے ان گناہوں سے انکار کرتا ہے؟ کہیں میرے فرشتوں نے تم پر ظلم تو نہیں کیا؟ بندہ عرض کرے گا نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کیا تیرے پاس (ان گناہوں کے لیے) کوئی عذر ہے؟ بندہ عرض کرے گا: نہیں، اے میرے رب! پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اچھا، ٹھہرو! ہمارے پاس تمھاری ایک نیک ہے۔ آج تم پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا، جس میں "اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جاؤ اس کا وزن کراؤ۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! ان ننانوے رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کے ٹکڑے سے کیا بنے گا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد اس کے سارے (گناہوں کے) رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ کاغذ کا ایک ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ (گناہوں کے) ننانوے رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور وہ کاغذ کا ٹکڑا بھاری ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے نام سے بھاری واقعی کوئی چیز نہیں۔"

## حدیث 28

((وَعَنْ أَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهٗ قَالَ: يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدْ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهٗ.)) [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2577.

''اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہی ہیں جنھیں میں شمار کرتا ہوں، پھر (قیامت کے روز) تمھیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو شخص نیک بدلہ پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے، جو جو برا بدلہ پائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔''

## زمین و آسمان کی تخلیق سے قبل تقدیر لکھی جا چکی

### حدیث 29

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھ دی تھی اور اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہے۔''

## اللہ کا عرش اور پانی زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے موجود تھے

### حدیث 30

((وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: اقْبَلُوا

[1] صحيح مسلم، كتاب القدر، رقم: 2653.

الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ ، قَالُوا: قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا ، مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالُوا: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ ، قَالَ: كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ، وَخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ . ))[1]

''اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اپنے اونٹ کو میں نے دروازے ہی پر باندھ دیا۔ اس کے بعد بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے بنو تمیم! خوش خبری قبول کرو۔ انہوں نے دو بار کہا کہ جب آپ نے ہمیں خوش خبری دی ہے تو اب مال بھی دیجئے۔ پھر یمن کے چند لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان سے بھی یہی فرمایا: خوش خبری قبول کر لو اے یمن والو! بنو تمیم والوں نے تو نہیں قبول کی۔ وہ بولے یا رسول اللہ! خوش خبری ہم نے قبول کی۔ پھر وہ کہنے لگے ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ سے اس (عالم کی پیدائش) کا حال پوچھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ازل سے موجود تھا اور اس کے سوا کوئی چیز موجود نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ لوحِ محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔''

[1] صحيح بخاری ، كتاب بداء الخلق ، رقم:3191.

# بدشگونی شرک ہے

### حدیث 31

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ. ثَلَاثًا، وَمَامِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: شگون لینا شرک ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کون ایسا ہے جسے شگون بد کا وہم نہ آتا ہو لیکن توکل کے سبب اللہ تعالیٰ اسے دور فرما دیتا ہے۔''

### حدیث 32

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النَّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ.)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے علمِ نجوم سیکھا اس نے گویا جادو کی ہی ایک قسم سیکھی۔ اب جو جتنا زیادہ سیکھے گا اتنا ہی زیادہ گناہ کرے گا۔''

### حدیث 33

((وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالْحَسَنِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتٰى

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الطب، رقم: 3910۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الطب، رقم: 3905۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور اس کی پیش گوئی کو سچا جانے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ تعلیم کا کفر کیا۔''

## اہل جنت اللہ تعالیٰ کی دائیں مٹھی میں اور اہل جہنم اللہ تعالیٰ کی بائیں مٹھی میں ہیں

### حدیث 34

((وَعَنْ أَبِیْ نَضْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ يُقَالُ لَهٗ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِیْ، فَقَالُوْا لَهٗ: مَا يُبْكِيْكَ؟ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِیْ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَأُخْرٰى بِالْيَدِ الْأُخْرٰى وَقَالَ: هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ، وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَا أُبَالِیْ، فَلَا أَدْرِیْ فِیْ أَیِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا؟)) [2]

''اور حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی جن کا نام ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ تھا، ان کی عیادت کے لیے ان کے ساتھی حاضر ہوئے

[1] مسند احمد:430/2، تحقیق شعیب الارناؤط :9536/15- احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد :176/4، تحقیق شعیب الارناؤط :17593/29- شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تو وہ رو رہے تھے۔ لوگوں نے کہا: کیوں رو رہے ہو؟ کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں کہا تھا کہ اپنی مونچھیں چھوٹی کرواور ایسے ہی کرتے رہنا حتی کہ تم مجھ سے (حوض کوثر پر) ملو؟ حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کیوں نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے داہنے ہاتھ میں انسانوں کی ایک مٹھی لی اور بائیں ہاتھ میں انسانوں کی ایک مٹھی لی اور فرمایا: اس مٹھی والے جنتی ہیں اور اس مٹھی والے جہنمی ہیں اور مجھے کوئی پروا نہیں (کوئی کہاں جاتا ہے)۔ میں نہیں جانتا ان دونوں مٹھیوں میں سے کون سی مٹھی میں ہوں؟''

حدیث 35

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ؟ قَالَ: اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ کا پاؤں باندھوں اور توکل کروں یا اسے آزاد چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا پاؤں باندھو اور توکل کرو۔''

## دعا تقدیر بدلتی ہے

حدیث 36

((وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ.)) [2]

1. سنن ترمذی، ابواب صفة، رقم: 2517۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔
2. سنن ترمذی، کتاب القدر، رقم:2139، سلسلة الصحيحة، رقم: 154.

''اور حضرت سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر نہیں بدلتی مگر دعا سے، اور نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔''

## تقدیر میں لکھے گئے برے فیصلے سے پناہ مانگنے کی دعا

### حدیث 37

((وَعَنِ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيِّ رضی اللہ عنہما قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.)) [1]

''اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعائے قنوت سکھائی: ''الٰہی! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنھیں تو نے عافیت عطا فرمائی، مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنھیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے، جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت عطا فرما، اس برائی سے مجھے بچالے جس کا مجھے بچالے جس کا تو فیصلہ کر چکا ہے پس بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، اور جس کا تو دوست بن جائے اسے ذلیل کوئی نہیں کر سکتا اور جسے تو ذلت دے اُسے عزت کوئی نہیں دے سکتا۔ اے ہمارے رب! تو بابرکت ہے اور بہت بلند ہے۔''

[1] سنن ترمذی، ابواب الوتر، رقم: 464- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

# تقدیر پر راضی رہنے کے لیے دعائیں

## حدیث 38

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ بِالْقَوْمِ صَلَاةً أَخَفَّهَا فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا فَقَالَ: أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهِ: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ.)) [1]

''اور حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور ہلکی نماز پڑھائی۔ لوگوں نے اسے برا جانا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے رکوع وسجود پورے نہیں کیے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! پورے کیے ہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نماز میں وہی دعا پڑھی ہے جو نبی اکرم ﷺ پڑھتے تھے: ((**اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ**

[1] سنن نسائی، کتاب السھو، رقم: 1305، 1306۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ)) ''اے اللہ! تیرے علم غیب اور تیری اس قدرت کے ساتھ جو تجھے مخلوق پر حاصل ہے دعا کرتا ہوں کہ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندگی بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ اور جب تیرے علم کے مطابق میرے لیے موت بہتر ہے تو مجھے موت دے۔ اے اللہ! حاضر اور غائب میں تیرا ڈر طلب کرتا ہوں۔ خوشی اور غصہ میں حق بات کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں اور ایسی نعمتوں کا سوال طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں اور آنکھوں کی ٹھنڈک طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور تیری تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ مرنے کے بعد ٹھنڈی زندگی طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے تیرے چہرے کے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں جو کسی تکلیف، مصیبت اور گمراہ کن فتنے میں پڑے بغیر حاصل ہو۔ یا اللہ! ہمیں ایمان کی زینت عطا فرما اور ہمیں دوسروں کی راہنمائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔''

## حدیث 39

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْوَحْيُ يُسْمَعُ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَمَكَثْنَا سَاعَةً، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِ عَنَّا وَأَرْضِنَا، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ، مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ حَتّٰى

خَتَمَ الْعَشْرَ . ))[1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخِ انور کے قریب شہد کی مکھی جیسی بھنبھناہٹ کی آواز سنائی دیتی (ایک روز وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو) ہم ایک ساعت کے لیے (باتیں کرنے سے) رک گئے۔ (وحی ختم ہوئی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رُو ہو کر اپنے دونوں ہاتھ مبارک اوپر اُٹھائے اور دعا مانگی: ''یا اللہ! ہماری نعمتوں میں) اضافہ فرما کمی نہ فرما، ہمیں عزت عطا فرما اور ذلت سے بچا، یا اللہ ہمیں نعمتیں عطا فرما اور محروم نہ رکھ، ہمیں ترجیح دے دوسروں (یعنی ہمارے دشمنوں) کو ہم پر ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر دے (تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں جو انہیں قائم رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور ساتھ آپ نے ہم پر یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ یہاں تک کہ آپ نے دس تک ختم کیں۔''

**حدیث 40**

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ . ))[2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] مسند احمد: 124/1۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مشكاة المصابيح، كتاب الدعوات، رقم: 250، كنز العمال: 183/2، رقم: 3650.

# مراجع ومصادر


1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.